اور روشن۔ قیمت مجلد ہے چھ روپیہ آٹھ آنہ۔ پتہ :- مندرجہ بالا پتہ پر ملے گی۔

قرونِ وسطیٰ کے مورخوں میں ضیاء الدین برنی جس مرتبہ و مقام کا مالک ہے اور اس کی کتاب "تاریخ فیروز شاہی" کو اس عہد کی تاریخوں میں استناد و اعتبار کے لحاظ سے جو امتیاز حاصل ہے وہ اہلِ علم پر پوشیدہ نہیں ہے لیکن اس کے باوجود موجودہ اصولِ تاریخ نویسی کے نقطۂ نظر سے تاریخ فیروز شاہی میں متعدد خامیاں اور نقائص ہیں اور بعض بعض جگہوں پر تو اشخاص کے ناموں اور واقعات کی تاریخوں تک میں غلط بیانی پائی جاتی ہے چنانچہ ڈاکٹر سید معین الحق نے زیر تبصرہ کتاب میں برنی کی تاریخ کے اس حصہ کا تنقیدی جائزہ لیا ہے جو غیاث الدین تغلق سے لیکر سلطان فیروز شاہ تغلق کے عہد تک کے حالات و واقعات پر مشتمل ہے اور مستند و معتبر ہم عصر و متاخر مآخذ کی روشنی میں ضیاء الدین برنی کے متعلقہ بیانات اور اس سلسلہ کی بعض اور چیزوں پر محققانہ کلام کیا ہے جو اُن کی وسعتِ نظر کی دلیل ہے۔ شروع کے ایک باب میں جو پچیس صفحات میں پھیلا ہوا ہے برنی کے خاندانی اور ذاتی حالات، تعلیم و تربیت، اس کی تاریخ کی اہمیت و خصوصیت، تاریخ نویسی سے متعلق اُس کے افکار و نظریات، اور اس کا سیاسی فکر ان سب پر تشفی بخش گفتگو کی گئی ہے۔ آخر میں فیروز شاہی عہد سے متعلق قدیم و جدید ماخذ اور خود برنی کے جو ماخذ تھے اُن سے تعارف کرایا گیا ہے۔ کتاب کی زبان اور اندازِ بیان ایسا دلچسپ اور سہل ہے کہ تاریخ کے طلباء کے علاوہ عام انگریزی خواں بھی اُس کے مطالعہ سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔

کوئٹہ اور قلات کے علاقہ کے بروہی - از پروفیسر انور رومان۔ تقطیع متوسط ضخامت ۹۴ صفحات ٹائپ جلی قیمت ۲؎ ۔ مندرجہ بالا پتہ سے ملے گی۔

بلوچستان جو کوئٹہ اور قلات کے علاقہ پر مشتمل ہے تین بڑے گروہوں سے آباد ہے، ایک پٹھان، دوسرے بلوچ اور تیسرے بروہی۔ زیر تبصرہ مقالہ میں لائق مصنف نے جو کم و بیش چودہ برس سے کوئٹہ میں مقیم ہیں مذکورہ بالا تین قبائل میں سے بروہی قبیلہ کے حالات۔ اُن کی نسل۔ آبادی، اُن کا نیم سماجی اور نیم سیاسی نظام بروہی زبان، بروہی ادبیات، ان کی تاریخ۔ ان سب مباحث پر پُر از معلومات اور محققانہ کلام کیا ہے۔ آخر میں موضوعِ مقالہ کے ماخذ کی ایک فہرست ہے۔ خاص بروہی قبیلہ کے علاوہ بلوچستان کے بعض دوسرے